معرفت تقوی

محمد عبداللہ جاوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا آپ ایسا کوئی پیمانہ جانتے ہیں جس سے تقوی کے پیدا ہونے کی کیفیت معلوم کی جا سکے ؟ کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ وہ کونسے اعمال ہیں جن کے صحیح فہم و شعور سے تقوی کی معرفت میسر آسکتی ہے ؟ آیئے قرآن کریم سے ان بنیادی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں. حسب ذیل آیتیں تقوی سے متعلق مختلف اعمال اور کیفیات واضح کرتی ہیں-ذیل میں چند آیتیں درج کی جارہی ہیں۔ہر آیت سے پہلے مختصر وضاحتی نوٹ ہے اور آخر میں آیت سے متعلق عملی پہلو درج کیا گیا ہے۔

(1) رنگوں کی پہچان ممکن ہے اگر دیکھنے والی آنکھیں ہوں، قرآنی تعلیمات پر ایمان لانا ممکن ہے اگر سمجھنے والے دل ہوں، کتاب اللہ سے ہدایت کے لئے متقی ہونے کے معنی یہی ہیں کہ دل میں اللہ کی محبت اور خوف ہو اور ہدایت کے لئے آمادگی بھی.

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ ﴿البقرة ٢﴾

یہ وہ بلند رتبہ کتاب ہے جس میں کوئی شک کی جگہ نہیں، اس میں ہدایت ہے متقیوں کے لئے

دلی آمادگی سے قرآن پڑھنا اور اس سے ہدایت حاصل کرنا تقوی ہے.

(2) بندگی کے لائق خدا کا خاص وصف اسکا خالق ہونا ہے. خدا کے خالق ہونے کی پہچان انسان کو اسکی اپنی پیدائش سے اور اپنے پر وجوں کے حال احوال سے بخوبی ہو جاتی ہے.

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ
وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿البقرة ٢١﴾

اے لوگو! اپنے رب کی بندگی اختیار کرو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا، امید کہ تمہیں تقوی نصیب ہو.

۞ بندگی رب کی خاص علامات میں سے ایک یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کو خالق ارض و سما کی نسبت سے یاد کرتا ہے. دل سے نکلنے والی یہ صدا تقوی کی ظاہری پہچان ہے. کیونکہ تقوی کی اصل آماجگاہ دل ہی ہے. التقوی ھا ھنا (حدیث).

(3) خطرے سے بچنا انسانی فطرت ہے اور عذاب آخرت سے بڑا خطرہ کوئی اور نہیں. اس کے شدید احساس ہی سے دل میں خوف اور پرہیزگاری کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں.

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ﴿البقرة ٢٤﴾

تو ڈرو اس آگ سے، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں.

۞ عذاب آخرت، بالخصوص عذاب النار سے بچنے کی شدید خواہش، دل میں تقوی کی وجہ سے ہوتی ہے.

(4) قرآنی آیات سے روحانی افادیت ہر طرح کے مادی فائدوں سے بالاتر ہونی چاہیے.

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ﴿البقرة ٤١﴾

تھوڑی قیمت پر میری آیات کو نہ بیچ ڈالو اور میرا ہی تقوی اختیار کرو.

۞ صرف ہدایت و راہنمائی کے حصول کی غرض سے قرآنی آیات سے تعلق، تقوی کا اظہار ہے.

(5) دنیا میں رہتے ہوئے آپسی رشتے استوار رکھنے کی ایک زوردار محرک فکر آخرت ہے. اس شخص سے بڑا نادان کوئی اور نہیں جو دوستی اور رشتہ داری پر تو بھرپور توجہ دے لیکن اپنی آخرت سنوارنا بھول بیٹھے.

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا ﴿البقرة ٤٨﴾

اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی.

ذاتی اصلاح کے سلسلہ میں حریص ہونا تقوی کی نمایاں کیفیات میں سے ہے۔ اِحرِص عَلَى مَا يَنْفَعُكَ .. اس کام میں حرص کرو جو تمہارے لئے نفع بخش ہو (حدیث).

(6) کتاب اللہ سے مضبوط تعلق نہ صرف اس کی تسلسل سے تلاوت سے واضح ہوتا ہے بلکہ تمام انفرادی واجتماعی معاملات اسی کی روشنی میں طے پاتے ہیں.

خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿البقرة ٦٣﴾

جو کتاب ہم تمہیں دے رہے ہیں اُسے مضبوطی کے ساتھ تھامنا اور جو احکام و ہدایات اس میں درج ہیں اُنہیں یاد رکھنا۔ اسی ذریعے سے توقع کی جاسکتی ہے کہ تم تقوٰی کی روش پر چل سکو گے.

کتاب اللہ کی تلاوت اور اس پر عمل، سے تقوی ظاہر بھی ہوتا ہے اور فروغ بھی پاتا ہے.

(7) ماضی کی تاریخ سے سبق اور حال کی صورت گری، بصیرت اور حقیقت پسندی کا تقاضہ کرتے ہیں.

فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿البقرة ٦٦﴾

اس طرح ہم نے اُن کے انجام کو اُس زمانے کے لوگوں اور بعد کی آنے والی نسلوں کے لئے عبرت اور متقیوں کے لئے نصیحت بنا کر چھوڑا.

تقوی یہ بھی ہے کہ ماضی کا گہرا مطالعہ ہو تا کہ اس سے سبق حاصل کیا جاسکے اور مستقبل کی صورت گری کے لئے درکار علمی، عملی و فکری بنیادیں میسر آسکیں.

(8) کامیابی و کامرانی اور مسرت کا اصل سرچشمہ اس بات کا یقین ہے کہ اللہ رب العزت آخرت میں اجر و ثواب سے نوازے گا۔ یقین کی اس بیش بہا نعمت کی یاد ہی سے دل پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں جو راہ خدا میں جذبہ ایمانی کے ساتھ مصروف عمل رہنے کا محرک بنتے ہیں.

وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ ﴿البقرة ١٠٣﴾

کاش انھیں معلوم ہوتا اگر وہ ایمان اور تقوٰی اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں اسکا جو بدلہ ملتا، وہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا.

۞ ایمان کی تازگی کے لئے کی جانے والی کوششیں اور عند اللہ اجر کا یقین .... تقوی کی اعلی کیفیات میں سے ہیں. روزہ دار کے لئے افطار کے وقت کی خوشی اسکی بہترین مثال ہے.

(9) نیکی کے وسیع تر تصور کا صحیح فہم و شعور اور اس کے مطابق انفرادی و اجتماعی زندگی .... دراصل اس بات کی شہادت ہے کہ دل نے ایمان کا یقین کیا اور عمل نے اسکی تصدیق کی..

... أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿البقرة ١٧٧﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی بات سچ کر دکھائی اور یہی پرہیزگار ہیں.

۞ نیکی کے ہمہ جہت تصور کے مطابق زندگی گذارنا تقوی ہے.

(10) انسانی زندگی کا احترام اور اس کی عظمت کا اعتراف بڑی قابل قدر بات ہے.... قتل کے بدلے قصاص سے سوسائٹی میں اکرام انسانیت کی راہ ہموار رہتی ہے اور امن میسر آتا ہے.

....وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿البقرة ١٧٩﴾

اور قصاص لینے میں تمہارے لئے زندگی ہے اے عقل مندو شاید کہ تم پرہیزگار بنو.

۞ تقوی یہ ہے کہ رحم و کرم کے نام پر انسانی جانوں کی بے حرمتی کرنے والوں کو کسی قسم کی رعایت نہ دی جائے... تقوی کا یہ ایک بڑا ہی نادر پہلو ہے.. جس سے انفرادی کم اجتماعی تقوی کا اظہار زیادہ ہوتا ہے.

حدود اللہ سے واقفیت اور ہر حال میں ان کی پاسداری تقویٰ ہے.

(11) خوف و پرہیزگاری کی زندگی آخر دم تک مطلوب ہے. حتیٰ کہ موت کا وقت قریب ہو تب بھی حقوق العباد کی ادائیگی پر بھرپور توجہ ضروری ہے.

إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿البقرة ١٨٠﴾

جب تم میں سے کوئی اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو، تو والدین اور رشتہ داروں کے لیے معروف طریقے سے وصیت کرے۔ یہ حق ہے متقی لوگوں پر.

حقوق العباد کی ادائیگی سے تقوی ظاہر ہوتا ہے. بالخصوص اگر اعزہ واقربا کے حقوق کی ادائیگی کی فکر جان بحق ہونے سے قبل بھی ہو اور اس کے لئے وصیت جیسا عملی اقدام بھی تو ایک متقیانہ زندگی کی اس سے بڑی کوئی اور دلیل نہیں س ہو سکتی.

(12) گرچہ تمام عبادات انسان کے اندر خوف خدا اور پرہیز گاری کی کیفیات پیدا کرتی ہیں، لیکن روزہ کا بطور خاص اس ضمن میں ذکر ہوا ہے. روزہ کے ذریعہ وہ تمام اعمال انجام پاتے ہیں اور ان ساری کیفیات کا ادراک ہو جاتا ہے جو تقوی کی عملی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہیں.

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿البقرة ١٨٣﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیا کے پیرووں پر فرض کیے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو گی.

روزہ کے اہتمام میں کئی پہلو ہیں جو تقوی کے فروغ میں بڑے معاون ہوتے ہیں. سحر سے لیکر افطار تک کی تمام عبادات کا خشوع و خضوع سے اہتمام اور رونما ہونے والی کیفیات کا بغور مشاہدہ، تقوی کے انہیں ہمہ جہت پہلوؤں کو واضح کرتا ہے.

(13) علم، در حقیقت معرفت رب کا ذریعہ ہے. جب بندہ علم کے ذریعہ اپنے رب کی معرفت حاصل کرتے ہوئے صرف رب کی بندگی میں زندگی گذارتا ہے تو اس پر علم و حکمت کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں. اور اس کے تمام معاملات میں یقین کا پہلو غالب رہتا ہے.

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿البقرة ١٩٤﴾

اور یہ جان رکھو کہ اللہ انھیں لوگوں کے ساتھ ہے، جو تقوی اختیار کرتے ہیں.

۞ علم کا حصول تقوی کے مختلف پہلوؤں کو تقویت پہنچاتا ہے. علم سے معرفت رب اور معرفت خودی کا حصول، تقوی کے ثمرات میں سے ہے.

(14) دنیا اور آخرت میں کام آنے والے نیک اعمال کی انجام دہی، تقوی کی ایک اعلی کیفیت کا اظہار ہے...

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ﴿البقرة ١٩٧﴾

زادِراہ ساتھ لے جاؤ۔ اور سب سے بہتر زادِ راہ تقوی ہے۔ پس اے ہوشمندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو.

۞ دنیا و آخرت کی تیاری میں ہمیشہ مصروف عمل رہنا، متقی کی پہچان ہے.

(15) وہ تمام اعمال اور صفات جن سے جسم کی مادی اور روحانی لحاظ سے حفاظت ہوتی ہے جیسے صبر، توکل، توبہ، دعا، معاشی جدوجہد.... ان سب کا جامع عنوان تقوی ہے....

وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ﴿الأعراف ٢٦﴾

اور بہترین لباس تقوٰی کا لباس ہے.

۞ جس طرح جسم کی آرائش کے لئے بہترین لباس ضروری ہے اسی طرح نیک اوصاف ہی سے شخصیت جاذب نظر بنتی ہے... ان تمام نیک اوصاف کا منبہ تقوی ہے اَلتَّقْوَی..... اَزْیَنُ لِاَمْرِکَ کُلِّہٖ تقوی تمہارے سارے اعمال کو زینت بخشتا ہے (حدیث)....

(16) جس طرح تقوی کی مضبوط بنیادوں پر قائم ایک مسجد کی عمارت عبادت کے لئے نہایت موزوں ہے، اسی طرح تقوی کی بنیاد پر شخصیت کا ارتقاء بندگی رب اور اعمال صالح کے لئے موزوں تر ہے....

لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ﴿التوبة ١٠٨﴾

جو مسجد اول روز سے تقوٰی پر قائم کی گئی تھی وہی اس کے لیے زیادہ موزوں ہے کہ
تم اس میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہو.

شخصیت کے ارتقاء کے لئے ہدف تقوی ہونا چاہیے اور جس قدر تقوی کے مختلف پہلو شخصیت میں نظر آئیں گے وہ اسی قدر ارتقاء پذیر سمجھی جائے گی.

(17) اللہ تعالی اخلاص نیت سے کیا جانے والا ہر عمل قبول فرماتا ہے، اگر اخلاص نہ ہو تو راہ خدا میں شہادت بھی جہنم میں اوندھے منہ دھکیلے جانے کا ذریعہ بن سکتی ہے..

لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ﴿الحج ٣٧﴾

نہ اُن کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون، مگر اُسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے.

اخلاص عمل تقوی کا ظاہری پہلو ہے.

(18) دین اسلام سے والہانہ وابستگی اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا، اللہ رب العزت کا خاص فضل...

وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ﴿الفتح ٢٦﴾

اور مومنوں کو تقویٰ کی بات کا پابند رکھا کہ وہی اس کے زیادہ حق دار اور اس کے اہل تھے.

دین کی سربلندی کے لئے جدوجہد باعث اعزاز سمجھنا اور ہر چھوٹی بڑی کوشش پر خوشی محسوس کرنا تقوی کی وجہ سے ہے.

(19) اچھی باتوں سے نصیحت حاصل کرنا اور خوبیوں کے فروغ اور خامیوں کے ازالے کے لئے حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرنا، اللہ رب العزت کے خاص فضل و رحم کی پہچان ہے.

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿المدثر ٥٦﴾

اور یہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے اِلّا یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے. وہ اس کا حق دار ہے کہ اُس سے تقویٰ کیا جائے اور وہ اس کا اہل ہے کہ (تقویٰ کرنے والوں کو) بخش دے.

۞ اللہ کے ذکر کے لئے دلی آمادگی اور ہر معاملہ میں حقیقت پسندانہ طرز عمل تقوی کی اعلی کیفیات میں سے ہے.

دوران رمضان اور بعد.... ان اعمال اور کیفیات کا جائزہ لیجئے

رمضان المبارک کے روزوں اور دیگر عبادتوں کے ذریعہ تقوی سے متعلق یہ تمام اعمال انجام پاتے ہیں اور ان ساری کیفیات کا بھی بخوبی ادراک ہوتا رہتا ہے جو تقوی کے صحیح فہم و شعور کے لئے ضروری ہیں. دوران رمضان ان تمام اعمال اور کیفیات پر بھرپور توجہ اور بعد رمضان انہیں قائم رکھنے کی کوشش ہونی چاہیئے، رمضان کے روزوں کی فرضیت کی یہی غرض و غایت ہے. اور رمضان کے بعد وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ کے مطابق اللہ کی عظمت و کبریائی بیان کرنے کا جو عظیم کام انجام دیناہے.... وہ بھی اسی صورت ممکن ہو سکے گا.

Sri Shrinivas Complex, # 3-12-71,
2nd Floor, Beside Noble Hospital,
Beroon Quila, Raichur - 584101
email: ajacademyraichur@gmail.com